مفسرِ اعظم پاکستان، شیخ الحدیث والقرآن، پیرِ طریقت، رہبرِ شریعت
مُفتی محمد فیض احمد اویسی رضوی

www.faizahmedowaisi.com

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیۡكَ یَا رَحۡمَۃً لِّلۡعَالَمِیۡن صلی اللہ علیہ وسلم

فضل المصطفیٰ فی العسل المصطفیٰ

المعروف

شہد کے فضائل و فوائد

از

فیضِ ملت، آفتابِ اہلسنت، امام المناظرین، مُفسرِ اعظم پاکستان

حضرت علامہ الحافظ مفتی ابوالصالح محمد فیض احمد اُویسی رضوی نوراللہ مرقدہٗ

﴿مقدمہ﴾

قرآن مجید میں ہےاللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”وَاَوْحیٰ رَبُّكَ اِلَی النَّحْلِ اَنِ اتَّخِذِیْ مِنَ الْجِبَالِ بُیُوْتاً وَّمِنَ الشَّجَرِ وَمِمَّا یَعْرِشُوْنَ“ (پارہ۱۴،سورۃ النحل،آیت ۶۸)

ترجمہ: ”اور تمہارے رب نے شہد کی مکھی کو الہام کیا کہ پہاڑوں میں گھر بنا، درختوں میں اور چھتوں میں“۔

اللہ تعالیٰ کا براہِ راست الہام کوئی معمولی بات نہیں ہے۔

نحل کی وجہ تسمیہ: ”زجاج“ نے کہا کہ شہد کی مکھی کو ’نحل‘ اس لئے کہا جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کا نچوڑ لوگوں کو عطا فرمایا ہے اور لغت میں نحل بمعنیٰ ”عطیہ“ ہے۔اس کی شرافت کی دلیل کے لئے اتنا کافی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ”وَاَوْحیٰ رَبُّكَ اِلَی النَّحْلِ“ [۱]

عجوبہ: ہر مکھی جہنم میں جائے گی سوائے شہد کی مکھی کے [۲]۔”عجائب المخلوقات“ میں ہے کہ عید الفطر رحمت کا دن ہے اسی دن اللہ تعالیٰ نے شہد کی مکھی کو شہد کی صفت کا الہام فرمایا۔

مسئلہ (۱) ﴾”حیوۃ الحیوان“ میں ہے کہ شہد کی مکھی کا کھانا حرام ہے اگر چہ شہد حلال ہے جیسے انسان عورت کا گوشت حرام ہے لیکن اس کا دودھ حلال ہے۔

مسئلہ (۲) ﴾شہد کی مکھی کو مارنا مکروہ ہے۔ [۳]

مسئلہ (۳) ﴾شہد کی مکھی کا چھتّا بیچنا جائز ہے بشرطیکہ اسے دیکھ لیا جائے کہ واقعی اس میں شہد ہے اور کتنا ورنہ بیع الغائب (مقدار دیکھے بغیر بیچنے) میں شمار ہوگی اور وہ ناجائز ہے۔

---

[۱] ”تهذیب اللغه“ میں ہے، وقال أبو إسحاق الزجّاج فی قول اللّٰه جلّ وعزّ :﴿وَأَوْحی ربُّكَ إلی النَّحلِ﴾ الایة، جائزٌ أن یکون سُمِّیَ نَحلاً لأنَّ اللّٰه جلَّ وعزَّ نَحلَ الناسَ العسلَ الّذی یَخرُج من بُطونها. یعنی، اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں ابو اسحاق زجّاج نے کہا کہ جائز ہے کہ شہد کی مکھی کا نام ”نحل“ ہی صحیح ہے۔

[۲] حدیث شریف میں ہے، عَنِ ابْنِ عُمَرَ, أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّی اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ, قَالَ:كُلُّ الذُّبَابِ فِی النَّارِ إِلا النَّحْلَ. (المعجم الکبیر للطبرانی:رقم الحدیث ۱۳۲۸۶) یعنی، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، ہر مکھی جہنم میں ہے سوائے شہد کی مکھی کے۔

[۳] حدیث شریف میں ہے، عَنِ ابْنِ عُمَرَ, عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ, قَالَ:الذُّبَابُ فِی النَّارِ, وَنَهَی عَنْ قَتْلِ النَّحْلِ, وَأَنْ یُحْرَقَ الطَّعَامُ فِی أَرْضِ الْعَدُوِّ. (المعجم الکبیر للطبرانی: رقم الحدیث ۱۳۲۸۵) یعنی، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، کہ ہر مکھی جہنم میں ہے اور شہد کی مکھی کو مارنے سے منع فرمایا اور اس بات سے منع فرمایا کہ دشمن کی زمین پر کھانا جلایا جائے۔

مسئلہ (٤) امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ زنبور اور دیگر حشرات کی طرح شہد کی مکھی کی بیع و فروخت ناجائز ہے۔ ریشم کے کیڑے کی بیع جائز ہے جن سے ریشم تیار ہوتا ہے۔

شہد کی مکھی کا کارنامہ شہد کی مکھی کی اس بنا کو (جہاں سے وہ شہد تیار کرتی ہے) علماء کرام نے فرمایا ہے کہ اسے انسان کے گھر سے مشابہت ہوتی ہے اس لئے کہ شہد کا گھر مسدسہ متساویہ ہوتا ہے جسے وہ پرکار و مسطر کے بغیر تیار کرتی ہے اور ایسی کامل مہارت کے ساتھ کہ جسے مہندس دیکھ کر حیران رہ جاتے ہیں اور باوجودیکہ ان کے ہاں ہر قسم کے آلات اور پیمانے ہوتے ہیں لیکن شہد کی مکھی کے گھر جیسا تیار کرنے سے عاجز ہیں۔

نکتہ گھر کو مسدس اس لئے تیار کرتی ہیں کہ وہ مثلث و مربع و مخمس سے وسیع تر ہوتا ہے اور ان کا گھر کچھ ایسی عجیب طرز سے تیار ہوتا ہے کہ اس میں کوئی سوراخ خالی نہیں ہوتا جیسے کہ عموماً مدورات اور مضلعات میں ہوتا ہے۔

(روح البیان، ١٤، النحل)

عجوبہ (٢) حضرت صدرالافاضل رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ایک کمزور ناتوان مکھی کو کیسی زیرکی ودانائی اور ایسی دقیق (باریک) صنعتیں مرحمت کیں۔ پاک ہے وہ اپنی ذات وصفات میں شریک سے منزہ اس سے فکر کرنے والوں کو اس پر بھی تنبیہ ہو جاتی ہے کہ وہ اپنی قدرتِ کاملہ سے ایک ادنیٰ ضعیف سی مکھی کو یہ صفت عطا فرماتا ہے کہ وہ مختلف قسم کے پھولوں اور پھلوں سے ایسے لطیف اجزاء حاصل کرے جن سے نفیس شہد بنے۔ جو نہایت خوشگوار ہو، طاہر و پاکیزہ ہو، فاسد ہونے اور سڑنے کی اس میں قابلیت نہ ہو تو جو قادرِ حکیم ایک مکھی کو اس مادے کے جمع کرنے کی قدرت دیتا ہے وہ اگر مرے ہوئے انسان کے منتشر اجزاء کو جمع کر دے تو اس کی قدرت سے کیا بعید ہے۔ مرنے کے بعد زندہ کئے جانے کو محال سمجھنے والے کس قدر احمق ہیں! (خزائن العرفان)

شہد کی مکھی کو گھر بنانے کا حکم خود اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ جس کا تذکرہ خود اللہ کریم قرآنِ مجید میں اس طرح فرماتا ہے۔

وَاَوْحٰى رَبُّكَ اِلَى النَّحْلِ اَنِ اتَّخِذِىْ مِنَ الْجِبَالِ بُيُوْتاً وَّمِنَ الشَّجَرِ وَمِمَّا يَعْرِشُوْنَ

(پارہ ١٤، سورۃ النحل، آیت ٦٨)

ترجمہ: اور تمہارے رب نے شہد کی مکھی کو الہام کیا کہ پہاڑوں میں گھر بناؤ اور درختوں میں اور چھتوں میں گھر بنا۔

فائدہ: یہی وجہ ہے کہ شہد مذکورہ بالا جگہوں سے رسائی سے حاصل ہوتا ہے اس کے گھر بنانے کی تفصیل آئیگی۔

انشاء اللہ۔

فائدہ: شہد کی مکھی اشجار و ازہار، پھولوں کے اوراق کے اجزاءِ لطیفہ طیبہ اور میٹھے اجزا کھاتی ہے اور اشیاءِ عطریہ چوستی ہے پھر اپنے گھر میں آکر قے کر دیتی ہے تاکہ وہ غذا سے سردیوں میں کام دے لیکن اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے اسے

شہد بنا دیتا ہے اسی طرف ظہیر فارابی نے ارشاد فرمایا:

بداں طمع کہ دھن خوش کنی ز غایت حرص نشستۂ مترصد کہ قے کند زنبو

یعنی غایتِ حرص (حرص کی غرض) میں تجھے طمع (لالچ) ہے کہ دہن وزبان کو میٹھا کرے اسی لئے تو انتظار میں ہے کہ زنبور (شہد کی مکھی) قے کرے تو میں کھاؤں۔

سوال: حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے دنیا کی مذمّت کرتے ہوئے فرمایا کہ انسان کا بہترین لباس ایک کیڑے کی تھوک اور اس کی بہترین پینے کی شئے شہد کی گوبر ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ شہد اچھی شئے نہیں۔

جواب: شہد کی لذّت اور اس کی افضلیت میں کوئی شک نہیں لیکن دنیا کی شئے ہے اسی لئے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا مقصد دنیا کی مذمت کرنا تھا نہ کہ شہد کی مذمّت مطلوب تھی۔

سوال: تم نے شہد کی مکھی کی قے کہا اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے گوبر فرمایا کیوں؟

جواب: مقصد تو مذمتِ دنیا ہے اور چونکہ شہد مکھی کے پیٹ سے ہی خارج ہوتی ہے

یعنی مناسبت کہ وہ منہ سے نکلتی ہے اس لئے اسے ''قے'' سے تعبیر فرمایا اور چونکہ پیٹ کی شئے خارج شدہ ہے اسی لئے اسے ''گوبر'' کہا گیا۔

عجوبہ(۲): ''حیوٰۃ الحیوان'' میں ہے کہ شہد کی مکھی میں اللہ تعالیٰ نے زہر اور شہد کو جمع فرمایا ہے تا کہ اس کی قدرتِ کاملہ کی دلیل ہو کہ اس نے اپنی کمالِ قدرت سے موم رکھی کہ شہد کو ''رحمت'' بنایا اور ''موم'' کو زہر۔

سبق: یہی حال مومن کا ہے کہ اس کے عمل میں خوف ورجاً کو یکجا کیا گیا ہے۔

فائدہ: اللہ تعالیٰ کی قدرتِ کاملہ دیکھئے کہ شہد کی مکھی باوجودیکہ مختلف درختوں اور مختلف شہروں سے کھاتی ہے لیکن شہد میٹھا ہے۔ مآکل وبلاد اسے کسی قسم کا نقصان نہیں پہنچاتی۔

''مثنوی شریف'' میں ہے:

ایں کہ کر مناست و بالا مے رود
وحیش از زنبور کے کمتر بود
چونکہ اوحی الرب الی النحل آمد ست
خانہ و حیش پر از شد ست
او بنور وحی حق عزوجل
کرو عالم را پر از شمع و عسل

یعنی وَلَقَدْ کَرَّمْنَا کے تاج والے اُوپر کو پرواز کرتے ہیں ان کی وحی زنبور کی وحی سے کم نہیں۔ وَاَوْحیٰ رَبُّكَ اِلَی النَّحْل قرآن مجید میں ہے۔ اس وجہ سے اس کا سارا گھر شہد سے پُر ہے۔ اس نے وحی ربانی کے نور سے جملۂ عالم کو شہد اور موم سے بھر دیا ہے۔

شہد کو ''اَلْحَافِظَ الْاَمِیْنَ'' بھی کہا جاتا ہے وہ اس لئے کہ جو کچھ اس کے اندر بطور امانت رکھا جائے اس کی حفاظت کرتی ہے مثلاً میت پر لپیٹ دیجائے تو الی الابد (آخر تک) اور گوشت کو تین ماہ اور میوہ جات کو چھ ماہ محفوظ کرسکتی ہے۔ اسی طرح جس چیز کے متعلق جلد خراب ہونے کا خطرہ ہوا سے شہد میں رکھا جائے تو وہ شئے خراب نہیں ہوتی ۔

فائدہ: حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم شہد اور حلوہ کو پسند فرماتے تھے۔[1] علماء نے فرمایا حلوہ سے مراد یہاں پر میٹھی شئے ہے۔

سوال: جب ہر میٹھی شئے مراد ہے تو پھر شہد کا ذکر دوبارہ کیوں؟

جواب: شہد کی افضلیت و اہمیت کے اظہار کے لئے اس معنی پر ذکر الخاص بعد العام کے قبیل سے ہوگا۔

مسئلہ: اس سے ثابت ہوا کہ رزقِ الٰہی سے طیّبات اور لذیذ طعمہ وغیرہ کھانا جائز ہے اور یہ زہد و تقویٰ کے منافی نہیں جب کہ جائز طریقہ سے ہو اور ضروریاتِ زندگی میں تنگی و تلخی نہ ہو۔

حدیث: حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، سب سے پہلی نعمت جو زمین سے اُٹھائی جائے گی وہ شہد ہے۔

دنیا کی نعمتیں: حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ دنیا چھ چیزوں کا نام ہے۔ مطعوم (کھانے)، مشروب (پینے کی شئے)، ملبوس (کپڑے)، مرکوب (سواری)، منکوح (شوہر یا بیوی)، مشموم (خوشبودار)۔ **اشرف الطعومات** (افضل ترین طعام) ''شہد'' ہے اور **اشرف المشروبات** (افضل ترین مشروب) ''پانی'' ہے اس میں نیک اور بُرا برابر ہیں۔ **اشرف الملبوسات** (افضل ترین لباس) ''ریشم'' ہے اور وہ بھی ایک کیڑا کی تھوک ہے اور **اشرف المرکوبات** (افضل ترین سواری) ''گھوڑا'' ہے لیکن اس پر سوار ہونے سے کئی جانیں تلف بھی ہوجاتی ہیں اور **اشرف المشمومات** (افضل ترین خوشبو) ''مشکِ خالص'' ہے لیکن یہ بھی ایک جانور کا خون ہے اور **اشرف المنکوحات** (افضل ترین شوہر یا بیوی)

---

[1] حدیث شریف میں ہے، عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ الْحَلْوَاءَ وَالْعَسَلَ۔

(صحیح البخاری: رقم الحدیث 5011)۔ یعنی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم شہد اور حلوہ پسند فرماتے۔

''عورت'' ہے اور یہ بھی ایک پانی کو دوسرے پانی سے ملانا ہے۔مختلف انوانہ اس کے مختلف رنگ ہیں سفید اور سبز، زرد اور سیاہ رنگ کی شہد ہوتی ہے یہ اختلاف شہد کی مکھیوں کی سِن کے اختلاف کی وجہ ہوتا ہے مثلاً سفید شہد ان کے نوجوانوں سے اور زرد ان کے انتہائی بوڑھوں سے اور سُرخ ان کے درمیانی عمر والوں کی اور بعض اوقات ان کے رنگ کا اختلاف پھولوں کے مختلف رنگوں کی وجہ سے ہوتا ہے۔

فائدہ: کسی ایک حکیم نے اپنے شاگردوں کو فرمایا کہ خلوتوں میں ایسے رہو جیسے شہد کی مکھی اپنے گھروں میں ہوتی ہے۔شاگردوں نے عرض کی وہ اپنے گھر میں کیسے گزارتی ہیں؟ اُنہوں نے فرمایا کہ وہ اپنے گھروں میں بہت بڑی صفائی رکھتی ہے۔ یونہی گھر میں معمولی سی گرد یا خس دیکھے اسے فوراً باہر پھینک مارے گی تاکہ گھر کی صفائی میں آنچ نہ آئے اسی لئے گھر نہایت تنگ اور مختصر بناتی ہے تاکہ صفائی اور ستھرائی میں سہولت ہو اور پھر شہد (خوبصورت تے گھر میں پھینکتی ہے) بھی خراب نہ ہو یہی وجہ ہے کہ شہد سے جان میں پُھرتی اور راحت و فرحت پیدا ہوتی اور سُستی و کاہلی دور بھاگتی ہے۔

فائدہ: حضرت ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ مومن شہد کی مکھی کی طرح ہے کہ وہ پاک غذا کھاتی اور پاک مشغلہ رکھتی ہے یعنی شہد دیتی ہے اور مومن کے ساتھ تشبیہ کی وجہ سے ظاہر ہے کہ شہد کی مکھی میں یہ صفات ہیں۔

(۱) اپنے معاملہ یعنی شہد بنانے میں حاذق و ماہر ہے۔

(۲) اسی صنعت میں فطین و ذکی و فہیم ہے۔

(۳) تاحدِ امکان کسی کو ایذا نہیں دیتی۔

(۴) ان گنت منافع رکھتی ہے جو اپنے لئے نہیں غیروں کے لئے۔

(۵) پلیدوں، گندگیوں، غلاظتوں سے متنفّر ہے۔

(۶) پاک اور حلال غذا کھاتی ہے۔

(۷) دوسروں کی دستِ نگر نہیں خود کما کر کھاتی ہے بلکہ یوں کہو کہ غیروں کو کما کر کھلاتی ہے۔

(۸) اپنے امیر کی خوب اطاعت گزار ہے اسی طرح مومن میں مذکورہ خصلتیں ہوں تو پھر مرکزِ تجلیاتِ حق بن جائے گا۔

شہد کو نقصان پہنچانے والی اشیاء: یہ اشیاء شہد کے لئے نقصان دہ ہیں۔ تاریکی، بادل، ہوا، دھواں، پانی، آگ۔

سبق: مومن کو بھی چھ چیزیں ضرر رساں ہیں۔ ظُلْمَةُ الْغَفْلَةِ، غَيْمُ الشَّكِّ، مشک کے بادل، فتنہ کی ہوا، دُخَانُ

اَلْحَرَامِ،حرام مال وغیرہ کا استعمال،مَاءُ السَّعَةِ(بیوقوفی)،نَارُ الْھَوَی۔

شفاء ھی شفاء: اللہ تعالیٰ نے شہد کے لئے فرمایا:"فِیْهِ شِفَآءٌ لِّلنَّاسِ"(پارہ۱۴،سورۃالنحل،آیت۶۹)﴿ترجمہ:اس میں لوگوں کے لئے شفاء ہے۔﴾یعنی شہد اُن دَردوں کی دوا ہے جن کے متعلق اس میں شفاء دینے کا مادہ رکھا گیا ہے۔اس کا مطلب یہ نہیں کہ یہ ہر مرض کی دوا ہے۔کما قال فی حیٰة الحیوان۔

فائدہ: "فِیْهِ شِفَآءٌ لِّلنَّاسِ"(پارہ۱۴،سورۃالنحل،آیت۶۹)﴿ترجمہ:اس میں لوگوں کے لئے شفاء ہے۔﴾میں عمومِ کلّی نہیں کہ ہر مرض کی دوا ہو یا ہر انسان کی شفاء ہو اس کے عمومِ کلّی کے نہ ہونے کی دلیل موجود ہے۔وہ یہ کہ نکرہ سیاق واثبات میں واقع ہے اور وہ عام نہیں بلکہ وہ نکرہ جو سیاقِ نفی میں واقع ہو وہ عام ہوتا ہے۔والتفصیل فی الاتقان للسیوطی۔

بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ یہ شہد بھی بیماریوں سے ویسے شفاء دیتی ہے جیسے دوسرے اور یہ فائدہ بخشتے ہیں یعنی جیسے ان کے مخصوص خواص ہیں اس کے بھی وہی ہیں۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما،حضرت ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما دونوں حضرات اسے عموم پر محمول فرماتے۔فقیر اُویسی غفرلہٗ بھی اس کو ترجیح دیتا ہے اس لئے کہ اگر یہ دوسرے ادویہ کی طرح ہے تو پھر خصوصیت سے اس کا ذکر کیوں؟ حالانکہ قاعدہ مسلّمہ ہے کہ کسی شئے کا خصوصیت سے ذکر کرنا اسے غیروں سے ممتاز ثابت کرنے کے لئے ہوتا ہے۔دوسرا قاعدہ عموم میں نہ ہونا اس کے عمومِ کلی کی نفی نہیں کرتا اس لئے کہ اس کا عموم دوسرے قاعدے سے ثابت ہے۔وھو الحصر و التاخیر مافیه التقدیم (چنانچہ مطول وعلم معانی میں اور خود اتقان میں یہ قاعدہ موجود ہے۔تفصیل فقیر اُویسی غفرلہٗ کے مقدمہ احسن البیان،جلد دوم میں ہے۔)

فائدہ: قاضی بیضاوی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ "فِیْهِ شِفَآءٌ لِّلنَّاسِ" میں اشارہ ہیکہ شہد بذاتِ خود بہت سی بیماریوں کی شفاء ہے مثلاً امراض بلغمیہ کو خالص شہد کا استعمال فائدہ بخشتا ہے یا اسے دوسرے ادویہ میں ملا کر جیسے جملۂ امراض کے اکثر و بیشتر ادویہ میں شہد کا ہونا ضروری ہے بلکہ کوئی معجون اور شربت ایسا نہیں جس میں شہد نہ ملایا جائے اور دورِ سابق میں اس مرض کے لئے تھا بھی صرف شہد۔ورنہ گڑ،شکر،کھانڈ،مصری وغیرہ تو قریب زمانۂ صنعت اور وہ بھی چند مخصوص علاقوں تک محدود ہیں (گویا یہ اشیاء بدعت ہیں جو لوگ بدعت سے گھبراتے ہیں اگر حسنہ سہی لیکن انہیں دیکھئے کہ اس بدعت کو کیسے ہڑپ کر جاتے ہیں!اور انہیں ڈکار تک نہیں آتا!اور نہ ہی انہیں کُلَّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ ، وَکُلَّ ضَلَالَةٍ فِی النَّارِ (مسلم شریف، رقم

الحدیث ۸٦۷) ﴿یعنی ہر بدعت گمراہی ہے اور گمراہی جہنم میں لے جانے والی ہے۔﴾ یاد آتا ہے! اُویسی غفرلہٗ) بہرحال دورِ سابق میں اکثر ادویہ کے لئے شہد کا ہونا نہایت ضروری ہے۔

عقل قربان کن بہ پیشِ مصطفی صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم:

مروی ہے کہ ایک شخص بارگاہ رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ میرے بھائی کو اسہال (دست) چل رہے ہیں۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اسے شہد پلا دے اس نے واپس جا کر شہد پلائی تو اُلٹا مرض میں اضافہ ہوگیا۔ بارگاہ رسالت میں حاضر ہوا اور عرض کی شہد پلانے سے میرے بھائی کا مرض بڑھ گیا ہے۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اسے شہد پلا دے۔ خاموشی سے واپس جا کر بھائی کو دوبارہ شہد پلا دیا لیکن مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی۔ پھر بارگاہِ رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضری دی اور عرض کی حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حسبِ الارشاد میں نے بھائی کو شہد پلایا تو اُدھر اسہال کا زور ہوگیا۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: صَدَقَ اللّٰہُ وَکَذَبَ بَطْنُ أَخِيكَ اسْقِهِ عَسَلًا فَسَقَاهُ (سنن الترمذی، کتاب الطب عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم، باب ما جاء فی التداوی بالعسل، رقم الحدیث ۲۰۸۲) ﴿یعنی جا بھائی کو اور شہد پلا دے اس لئے کہ اللہ کا فرمان سچا ہے تیرے بھائی کے پیٹ میں جھوٹ ہے۔﴾ حسبُ الحکم شہد پلا دی اس سے ایسے صحیح اور تندرست ہوگیا جیسے اُونٹ سے نکیل دور کی جائے تو خوش ہو کر بھاگتا ہے۔

قوّتِ حافظہ: ایک شخص حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوا اور اپنی اہلیہ کے ضعفِ حافظہ کی شکایت کی۔ آپ رضی اللہ عنہ نے پوچھا، اسے اپنے گھر واپس لوٹنے کیا ہلیت ہے؟ (یعنی باہر جا کر گھر خود واپس لوٹ آتی ہے) اس نے عرض کی ہاں۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہما اسے کہیں کہ وہ تمہیں مہر سے دو درہم بطیّب خاطر دے دے، یعنی حلال مال سے، ان سے شہد اور دودھ خرید لے اور ان کے ساتھ بارش کا پانی ملا کر نہار منہ پلائے اللہ تعالیٰ اسے قوتِ حافظہ سے نواز دیگا۔ آج بھی یہ نسخہ کیمیا ہے۔ نسیان کے مارے اس پر عمل کریں۔

فائدہ: حضرت حسن بن الفضل رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے اس کی وجہ پوچھی گئی تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے تین آیتوں سے یہ نسخہ تیار فرمایا وہ تین آیتیں یہ ہیں۔

(۱) وَ نَزَّلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً مُّبٰرَكًا (پارہ ۲٦، سورۃ ق، آیت ۹)

ترجمہ: اور ہم نے آسمان سے برکت والا پانی اُتارا۔

اس آیت سے بارش کے پانی کا جُز لیا۔

(۲) خَالِصًا سَآئِغًا لِّلشّٰرِبِیْنَ (پارہ۱۴،سورۃ النحل،آیت ٦٦)

ترجمہ: خالص دودھ گلے سے سہل اترتا پینے والوں کے لئے۔

اس سے آپ نے دودھ کا جُز لیا۔

(۳) ''فِیْهِ شِفَآءٌ لِّلنَّاسِ'' (پارہ۱۴،سورۃ النحل،آیت ٦٩)﴿ترجمہ: اس میں لوگوں کے لئے شفاء ہے۔﴾ سے شہد کا جُز ملایا اور مہر کی ''قید فَکُلُوْهُ هَنِیْٓـًٔا مَّرِیْٓـًٔا '' (پارہ۴،سورۃ النساء،آیت ۴)﴿ترجمہ: کھاؤ اسے رچتا پچتا۔﴾ سے لگائی۔

فائدہ: جب کسی نسخے میں برکت،شفاء،رچتا پچتا مال،خالص خوشگوار (دودھ) مل جائے تو پھر کیا تعجب کہ بیماری سے شفاء نصیب نہ ہو۔

ہردرد کی دوا: حضرت عوف بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیمار ہوئے تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا پانی لاؤ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: وَ نَزَّلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً مُّبٰرَكًا (پارہ۲٦،سورۃ ق،آیت ۹)﴿ترجمہ: اور ہم نے آسمان سے برکت والا پانی اُتارا۔﴾ اُس کے بعد اس کی دلیل میں یہی آیت ''فِیْهِ شِفَآءٌ لِّلنَّاسِ'' (پارہ۱۴،سورۃ النحل،آیت ٦٩)﴿ترجمہ: اس میں لوگوں کے لئے شفاء ہے۔﴾ پڑھی اس کے بعد فرمایا زیتون کا تیل لاؤ اس لئے کہ اسے اللہ تعالیٰ نے شجرۂ مبارکہ فرمایا ہے۔آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے سب کو ملا کر پیا اور شفایاب ہوگئے۔

ہربیماری کا علاج: بعض حضرات سرمے کی طرح آنکھ میں شہد کو سلائی پر لگا کر آنکھ میں پھیرتے تھے اور ہر بیماری کا علاج شہد سے کرتے تھا۔ایسے شہد میں پانی اور آگ ودھوئیں کی ملاوٹ نہ ہو اور اس میں تھوڑی سی مشک خالص ملا کر سرمہ کی طرح آنکھ میں لگائی جائے تو نزول الماء (پانی نکلنا) دور ہوجاتا ہے۔

جوئیں مارنے کا نسخہ: شہد سر پر ملنے سے جوئیں مرجاتی ہیں۔

زھر اُتارنے اور باولے کتے کاٹے کا علاج: شہد کو گرم پانی میں ملا کر پینے سے زہر اُترجاتا ہے۔باولے کتے کے کاٹے ہوئے کو شہد کا لعوق چاٹنا فائدہ دیتا ہے۔

نکتہ: امام الاولیاء حضرت حکیم ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ شہد میں اس لئے شفاءِ کلّی رکھی ہے کہ شہد کی مکھی نے اللہ تعالیٰ کے سامنے ذلّت کا اظہار کیا اور ہرطرح کی اطاعت کی اور درخت کے ہرقسم کے ثمرات کڑوے،میٹھے،کھٹے کھائے اس نے اپنی شہوات کو ترک کیا تو اللہ تعالیٰ نے اس کے عجز و نیاز کے پیشِ نظر اس کی شہد کو تمام بیماریوں کی شفاء بنادیا۔

سبق: اسی طرح انسان بھی اللہ تعالیٰ کے سامنے عجز و نیاز کرے اور اس کی رضا کی خاطر ترکِ شہوت کرے تو اللہ تعالیٰ اس کے کلام سے بیمار قلوب کو شفاء بخشے گا۔

فائدہ: شہد میں تین فائدے ہیں۔ شفا، حلاوت، نرمی۔ یہی مومن میں ہے کما قال اللہ تعالیٰ ثم تلین جلودھم و قلوبھم الیٰ ذکر اللہ۔

فائدہ: نوجوان شہد کی مکھیوں سے بوڑھی مکھیوں کے شہد کا رنگ مختلف ہوتا ہے اسی طرح بعض افراد عبادت میں میانہ رو ہوتے ہیں اور بعض سبقت کرنے والے۔

حدیث شریف: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ شہد ہر مرض کی دوا ہے یعنی اجسام کی تمام بیماریوں کی شفاء شہد میں ہے۔ ایسے ہی قرآن مجید میں قلوب (ارواح) کی جملۂ امراض کی شفاء ہے۔

فائدہ: تم دو شفاؤں کو لازم رکھو یعنی قرآن مجید اور شہد

رنج اگر بسیار شد کے غم خورم	چوں شفائے جان نیمارم توئی

یعنی بیماری اگر چہ بہت زیادہ ہے تو کیا غم اس لئے کہ تیرے جیسا محبوب میری شفا ہے۔

حدیث شریف: اللہ تعالیٰ نے چار چیزوں میں شفا رکھی ہے۔ اَلْحَبَّةَ السَّوْدَاءَ (کلونجی)، حجامۃ پچھنے لگوانا، شہد، مَاءِ السَّمَاءِ بارش کا پانی۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ [1] بیشک اس (شہد کی مکھی) میں لَاٰیَةً [1] (نشانی ہے) قدرتِ کاملہ پر حجۃ ظاہرہ اور دلالۃ باہرہ ہے۔ لِّقَوْمٍ یَّتَفَكَّرُوْنَ [1] (ایسے لوگوں کے لئے جو تفکّر و تدبّر کرتے ہیں) تو انہیں یقین ہو جاتا ہے کہ شہد کی مکھی نہایت صغیر جثّہ (نہایت چھوٹا جسم والی) اور بہت کمزور ہونے کے ہر کارنامہ سرانجام دے سکتی ہے اس پر ضرور کسی ذات کی نظرِ عنایت ہے ورنہ دوسرے حشراتِ الارض بھی ہیں اور اس سے بہتر اور برتر پرندے بھی ہیں لیکن ان سے ایسی وہ صفت کہاں؟ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ اس کا خالق اس کا مددگار ہے اور وہی عبادت کا مستحق ہے۔

[1] (پارہ ۱۴، سورۃ النحل، آیت ۱۱)

فائدہ: کاشفی نے لکھا اس میں اس گروہ کے لئے دلیل ہے جو تدبّر و تفکّر کرتے ہیں کہ شہد کی مکھی کو اتنا بہت بڑے بہترین اُمور کے سرانجام دینے میں الہامِ ربانی کی تائید شامل ہے ورنہ ایسی کمزور مخلوق سے اتنا بہت بڑا کارنامہ کیسا؟ یہ اس کی نوازش ہے کہ اس نے ایسے ضعیف اور کمزور جانور میں ایسی صنعت اور دانشمندی، امانت و ودیعت رکھی۔ اس لئے

وہ اس سے سبق حاصل کرتے ہیں کہ ہم اس ذات کی فرمانبرداری سے کیوں انحراف کریں؟ جب کہ اس کریم نے ایسے کمزور جانور میں بہترین شہد پیدا فرمائی تو وہ بھی انسانوں کے لئے۔اور وہ بھی کمبخت ہے جو اس کی نعمت کھا کر اس کے سامنے سر نہیں جھکاتا نیز جس طرح کے گھر شہد کی مکھی تیار کرتی ہے اسے دیکھ کر بہت بڑے کاریگر اور اونچے درجہ کے انجینئرانگشت بدندان (پریشان) ہیں پھر وہ شہد نہ صرف لذیذ بلکہ جملۂ امراض کی شفاء بھی ہے اس لئے تفکر و تدبر (غور و فکر) کرنے والے حضرات شہد کی مکھی کے حالات سے قلوب وارواح کی بیماریوں سے شفا پاتے ہیں۔

فکر دل را نیک وہم تمکین کند
کام جاں را چوں عسل شیریں کند
شربت فکر ار بکام جاں رسد
چاشنئ آں بماند تا ابد

یعنی فکرِ دل کو نیک اور تمکین (پُرزور) کرتا ہے۔روح کو شہد کی طرح شیریں کرتا ہے۔اور جب ایسی فکر کا شربت جان میں پہنچتا ہے تو اس کی چاشنی ہمیشہ تک باقی رہتی ہے۔

نکتہ: امام قشیری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی عادتِ کریمہ ہے کہ اعلیٰ شئے کو حقیر شئے میں پوشیدہ رکھتا ہے۔ مثلاً ابریشم کو کیڑے میں باوجود یکہ وہ اصغر الحیوانات اور نہایت کمزور ہے لیکن ابریشم جیسی قیمتی شئے کو اس میں مخفی رکھا۔اس طرح شہد کی مکھی اضعف الطیور (پرندوں میں کمزورتر) ہے اور صدف [1] بھی حیواناتِ بحریہ میں سے وحشی جانور ہے اس میں موتی بیش بہا پوشیدہ ہے۔اسی طرح سونا، چاندی اور فیروزہ پتھروں میں چھپائے۔ایسے ہی اپنی معرفت ومحبت وعشق اہلِ ایمان کے قلوب میں چھپائے اور وہ عوام اہلِ ایمان میں رہتے ہیں جن میں بعض عاصی ومجرم ہیں اور خطاء کار و گنہگار ہیں اور ان میں عارفین کاملین ہیں۔

[1] ایک قسم کا چھوٹا سمندری جانور جس کے جسم پر ایک سخت خول ہوتا ہے جس کے اندر کی تہ کا مادہ جم کر موتی بن جاتا ہے۔

کسے را کہ نزدیک ظنت بد اوست	ندانی کہ صاحبِ ولایت ہم اوست

یعنی بہت سے لوگ تیرے گمان میں بُرے ہیں۔تجھے کیا خبر کہ وہی صاحبِ ولایت اور معرفت کے حامل ہوں۔

صوفیانہ فائدہ: جملہ حیوانات باوجود کثرت کے اپنی شان کے لائق تصرّف (کرمت) کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ کے عرفان والہام سے تصرف کرتے ہیں، یہ بھی اس کا قانون اور اس کی حکمتِ قدیمہ کا تقاضا ہے ورنہ اپنے طور کون تصرف کرسکتا ہے؟

نکتہ: شہد کی مکھی کو الہامی وحی سے مخصوص کرنے کی حکمت یہ ہے کہ وہ انسان سے مشابہت رکھتی ہے۔ بالخصوص اہلِ سلوک سے اسے مشابہت تام (مکمل مشابہت) حاصل ہے اس لئے کہ اہلِ سلوک عوام سے علیحدگی اختیار کرتے اور عزلت نشیں (تنہائی پسند) ہوکر عبادتِ حق میں مشغول ہوتے ہیں، ایسے ہی شہد کی مکھی بھی پہاڑوں اور جنگلوں میں بسیرے تیار کرتی ہے۔ یہی کیفیت ابتدائے نبوت میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تھی کہ ہفتہ ہفتہ عبادت کی مشغولی غارِ حرا میں گزار دیتے تھے بلکہ کبھی آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس حال میں مہینہ مہینہ بھی گزر جاتا تھا۔ پھر جیسے اہلِ سلوک بیٹھنے اور لباس اور خوراک وغیرہ میں نظافتپسند ہیں، ایسے ہی شہد کی مکھی کا حال ہے کہ وہ جب شہد کو قے کرتی ہے تو کسی صاف ستھرے پتھر یا نظیف ولطیف اینٹ پر، تا کہ مٹی اور گرد وغبار وغیرہ نہ مل جائے۔ ایسے شہد کی مکھی گندگی، غلاظت، گوبر وغیرہ پر نہیں بیٹھتی، نہ ہی مردار وغیرہ پر، وہ بھی انسان کی طرح ایسی غلیظ اور گندگی چیزوں سے اپنے آپ کو بچاتی ہے۔ یاد رہے کہ انسان کے بدن کے ثمرات، اعمالِ صالحہ اور اس کے نفس کے ثمرات ریاضات ومجاہدات ومخالفۃ الھویٰ سے حاصل ہوتے ہیں۔ (روح البیان، سورۃ النحل، آیت نحل)

شہد کی مکھی کا رقص: شہد کی مکھیاں جن طریقوں سے دوسری مکھیوں تک پہنچاتی ہیں ان سے سب سے اہم ان کا رقص ہوتا ہے یعنی شہد کی مکھیاں دوسری شہد کی مکھیوں کے سامنے اس خاص انداز سے رقص کرتی ہیں کہ شہد کی دوسری مکھیاں یہ رقص دیکھ کر بالکل صحیح طور پر رقص کرنے والی شہد کی مکھیاں کا مفہوم سمجھ لیتی ہیں کہ وہ کیا کہنا چاہتی ہے۔ شہد کی مکھیوں کے رقص کے ذریعے دوسرے شہد کی مکھیوں سے گفتگو کا پتہ اٹھاویں صدی عیسوی میں لگالیا گیا تھا۔ 1788ء میں ایک سائنسدان شپٹزنر نے اس رقص سے متعلق ایک معمولی سا تجربہ بیان کیا تھا۔ شپٹزنر کے مطابق اس نے ایک چھتّے سے (جس کا وہ مشاہدہ کررہا تھا) کچھ فاصلہ پر تھوڑا اسا شہد رکھ دیا۔ اس شہد کی چھتے کی کارکن مکھیوں میں سے دو مکھیوں نے وہ شہد تلاش کرلیا اور واپس اپنے چھتے کی طرف لوٹ گئیں۔ شپٹزنر بیان کرتا ہے کہ چھتّے میں پہنچ کر اُنہوں نے ایسی حرکات کیں ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے وہ رقص کررہی ہوں۔

اُنہوں نے ان رقص کی مانند حرکات سے جو شئے تلاش کی تھی اس کا پتہ دوسری مکھیوں کو بتا دیا۔ تھوڑی دیر بعد اس شہد کے چھتے کی کچھ مکھیاں اس خوراک جو سپٹزنر نے مشاہدے کے لئے رکھی تھی تک پہنچ گئیں۔ سپٹزنر کے علاوہ اور بھی کئی شہد کی مکھیاں پالنے والوں نے چھتّے کے اندر خوراک کی تلاش کے سلسلہ میں ایسے رقص کا مطالعہ کیا۔ اس طرح بہت عرصہ قبل یہ معلوم کیا جاچکا تھا کہ یہی وہ طریقہ ہے جس کے ذریعے شہد کی مکھیاں اپنے اپنے شہد کے چھتّوں میں دوسری شہد

کی مکھیوں کو معلومات فراہم کرتی ہیں لیکن 1923ء میں پروفیسر وان فرائچ نے شہد کی مکھیوں کی ان حرکات کا بغور مشاہدہ کیا اور وہ اس نتیجہ پر پہنچا کہ مکھیوں کی یہ حرکات یا رقص دو قسم کی ہوتی ہیں۔ پہلی قسم میں مکھیاں گول دائرے کی شکل میں رقص کرتی ہے اور دوسرا سر ہلا کر رقص (ویگل ڈانس) کرتی ہے۔ ان رقصوں کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ چھتّے میں موجود شہد کی مکھیوں سے خوراک کو چھتّے تک لانے میں مدد لی جائے۔ دائرے کی شکل کے رقص میں شہد کی مکھی چھوٹے حلقے میں چکر لگاتی ہے جس میں پہلے ایک سمت میں اور پھر دوسری سمت میں اس طرح چکر پورا کرتی ہے کہ 8 کا ہندسہ واضح ہو جاتا ہے جس میں ایک طرح کے دو پھندے بن جاتے ہیں جو ایک دوسرے سے ملے ہوتے ہیں۔

دوسرا رقص (ویگل) بھی اس ہی طرح کا ہے جیسا کہ پہلا لیکن اس رقص کے دوران شہد کی مکھی دائرے کے اندر ایک سیدھی لکیر بناتی ہے جس سے دو پھندے نما دائرے، ایک دائیں جانب اور دوسرا بائیں جانب بن جاتے ہیں۔ اس رقص میں شہد کی مکھی سیدھے سمت میں جاتی ہوئی سر کو ہلاتی ہے۔

ان دونوں اقسام کے رقص میں رقص کرنے والی شہد کی مکھی رقص کے دوران رک کر جن دوسری شہد کی مکھیوں کو خوراک لانے کے لئے منتخب کرتی ہے انہیں خوراک میں نمونے کے طور پر کچھ حصہ بھی دیتی ہے۔ عموماً یہ وہ شربت ہوتا ہے جو وہ کسی پھول سے چوس کر لاتی ہے یا رقص دیکھنے والی مکھیاں اس کے پروں میں موجود خوشبو سے بھی مشروب کی قسم کا اندازہ کر لیتی ہیں۔ اس طرح انہیں خوراک کے ذخیرے سے متعلق مکمل معلومات فراہم ہو جاتی ہیں اور وہ خاموشی سے خوراک حاصل کرنے کے لئے چھتّے اُڑ جاتی ہیں۔ یہ کام اس لئے بھی آسان ہو جاتا ہے کہ رقص کرنے والی مکھی انہیں سمت اور فاصلے سے متعلّق بھی معلومات فراہم کر دیتی ہے۔

معلومات کی فراہمی: دائرے کی شکل میں شہد کی مکھی اس وقت رقص کرتی ہے۔ جب خوراک شہد کے چھتّے سے ایک سو گز کے فاصلے سے کم فاصلے پر ہوتا ہے اور جب مکھی سر ہلا کر دوسری قسم کا رقص (ویگل) کرتی ہے تو اُس وقت خوراک حاصل کرنے کی جگہ ایک سو گز سے زیادہ فاصلے پر ہوتی ہے۔ فاصلہ زیادہ ہونے کی صورت میں شہد کی مکھی دو اتروں کی درمیانی لائن کے فاصلے کو بڑھا دیتی ہے اور مقرّرہ وقت میں اس کے چکر لگانے کی تعداد بھی کم ہوتی ہے۔ مثال کے طور پر اگر خوراک چھتے سے تین سو گز کے فاصلے پر ہے تو رقص کرنے والی مکھی شکل نمبر 2 کے مطابق 28 چکر فی منٹ پورے کرے گی لیکن اگر یہی فاصلہ 3000 گز کا ہو تو شہد کی مکھی ایک منٹ میں صرف 9 چکر پورے کرے گی۔ شہد کی مکھیوں کا فاصلہ بتانے کا یہ طریقِ کار 3 میل کے فاصلے تک انتہائی کارآمد ہوتا ہے اور 150 گز فاصلے تک انتہائی درست ثابت ہوتا ہے اگر فاصلہ 100 گز ہو تو پہلے رقص سے یک لخت دوسری قسم کا رقص شروع نہیں کیا جاتا

بلکہ 50 سے 100 گز کے فاصلے کو
ظاہر کرنے کے لئے شہد کی مکھی ایک رقص کرتی ہے جو دائرے والے رقص اور سر ہلا کر رقص (ویگل) ہے دونوں سے مماثلت رکھتا ہے۔

100 گز سے زیادہ فاصلے پر مکھیاں پر ہلا کر رقص ہی کرتی ہیں۔ اگر خوراک شہد کے چھتے کے قریب ہو تو مکھیوں کو رقص کے ذریعے سمت متعیّن کرنے کی ضرورت نہیں ہوتی۔ خوراک کی خوشبو سے مکھیاں پتا چلا لیتی ہے۔ تاہم فاصلہ زیادہ ہونے کی صورت میں رقص ضروری ہوتا ہے اگر رقص کھلی فضا میں کیا جائے تو مکھی خوراک کے ذخیرے کی سمت میں سیدھا چل کر پتا بتا دیتی ہے۔ لیکن اگر رقص چھتے اندر کیا جائے جہاں روشنی کم ہوتی ہے تو اس صورت میں وہ سورج کو سمت متعین کرنے کی بنیاد بناتی ہے اور کششِ ثقل کے ذریعے سورج کے مقام کا پتا چلاتی ہے۔ جس سمت پر سورج ہو اور اگر خوراک بھی اسی سمت پر ہو تو اس صورت میں شہد کی مکھی ویگل رقص کرتے ہوئے اُوپر کی طرف عموداً جاتی ہے۔ اگر خوراک سورج کی سمت کے مخالف سمت میں ہو تو وہ رقص کے درمیان پھندوں کے درمیان لائن کو سیدھا نیچے کی طرف بناتی ہے۔ اگر شہد کی مکھی اُوپر جاتے ہوئے بائیں طرف جھکاؤ رکھے اور عمودی لائن سے ایک زاویہ بنائے تو ایسی صورت میں خوراک بھی اسی زاویے میں سورج اور چھتے کی متوازی لائن کے بائیں جانب ہوتی ہے۔ ان اُصولوں پر عمل کرتے ہوئے مکھیاں کسی بھی سمت میں موجود خوراک کی سمت اور فاصلہ بتا سکتی ہیں۔

شہد کی مکھیوں کا ایک دوسرے سے رابطہ صرف رقص تک محدود نہیں۔ مثال کے طور پر پرواز کر کے آنے والی مکھی چھتے میں مکھیوں کو جو پھولوں کا شربت نمونے کے طور پر پیش کرتی ہے، اس کو دیکھ کر دوسری مکھیاں خوراک کی قسم کو جان لیتی ہیں۔ آواز اس سلسلہ میں بہت کم کام سرانجام دیتی ہیں۔ آواز کے ذریعے خوراک کی تلاش یا آواز سے انہیں ڈرانے کے تجربات کے نتائج حوصلہ افزاء ثابت نہیں ہوتے۔ چند مکھیاں پالنے والوں نے اس بات کا بھی مشاہدہ کیا ہے کہ ملکہ مکھی ایک قسم کی آواز بھی پیدا کرتی ہے۔ ایک بات جو قابلِ ذکر ہے وہ یہ ہے کہ مختلف علاقوں کی مکھیوں کے رقص میں معمولی سا فرق بھی ہوتا ہے۔

فائدہ: ماہرین ایسی حرکات (وجد) کو خوب جانتے ہیں۔

کرامتِ حضرت عاصم رضی اللہ تعالیٰ عنھما اور شہد کی مکھیاں :

عضل اور قارہ کے چند منافق حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہنے لگے کہ ہمارے ساتھ چند مبلّغ روانہ کر دیجئے جو ہم لوگوں کو دین کی باتیں سکھایا کریں اور ہم لوگ شریعت کے احکام سیکھ لیں۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے دس اصحاب جن کے سردار حضرت عاصم بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنھما تھے ان کے ہمراہ روانہ ہو گئے۔ یہ لوگ جب مقامِ رجیع پر پہنچے تو منافقین نے بدعہدی کر کے قبیلہ بنولحیان کے دوسو آدمیوں کو ساتھ ملا کر ان صحابہ پر حملہ

کردیا۔حضرت عاصم بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہما مع اپنے ساتھیوں کے شہید ہوگئے اور حضرت عاصم رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے شہادت سے قبل یہ دعا پڑھی: ’’اَللّٰھُمَّ إِنِّی حَمَیْتُ دِینَكَ صَدْرَ النَّھَارِ فَاحِمِ لَحْمِیْ‘‘ [1]۔

یعنی ’’اے اللہ! میں نے تیرے دین کی حمایت میں جان دی اب تو ان کافروں کے ہاتھ سے میرے بدن کو بچا۔‘‘ (یعنی میری لاش ان کے ہاتھ نہ لگے)۔

[1] (تفسیر البغوی،سورۃ البقرۃ،تفسیر قولہ تعالی ومن الناس من یعجبك قولہ فی الحیاۃ الدنیا ویشھد اللہ علی ما فی قلبہ وھو ألد الخصام،الجزء ١،الصفحۃ ٢٧٣،دار طیبۃ)

چنانچہ منافقین پر اللہ تعالیٰ نے شہد کی مکھیوں کا ایک لشکر بھیج دیا جنہوں نے حضرت عاصم رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی لاش مبارک پر پردہ ڈال دیا اور کسی کافر کو پاس بھٹکنے نہ دیا۔ جب رات ہوئی تو اللہ تعالیٰ نے ایک سیلاب ایسا بھیجا کہ حضرت عاصم رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے بدن مبارک کو بہا کر لے گیا اور کافر خائب و خاسر پھرے۔

(تاریخِ اسلام ،صفحہ ١٨١،حجۃ اللّٰہ علی العالمین، صفحہ ٨٦٩)

فائدہ: ’’من کان للہ کان للہ لہ‘‘۔ یعنی جو اللہ کا ہو جاتا ہے اسے ایسی کرامات نصیب ہوتی ہیں۔

عجیب و غریب فوائد شھدِ خالص: شہد مکھیوں کے چھتے کا پھل ہے۔حساب لگا کر دیکھا گیا ہے کہ سیر بھر شہد اکٹھا کرنے کے لئے باسٹھ ہزار پھولوں کا رس مکھیوں کو چوسنا پڑتا ہے اور ایک پونڈ اکٹھا کرنے کے لئے ان مکھیوں کو 37 لاکھ دفعہ جانا پڑتا ہے۔ ہر ایک چھتے میں تقریباً 75 ہزار مکھیاں کام کرتی ہیں۔ایک سیزن میں ایک سو پونڈ شہد کے حصول کے لئے چھتے کی مکھیوں کو اور کچھ نہیں تو غالباً 50 ہزار میل کی مسافت طے کرنا پڑتی ہے گویا وہ کرۂ ارض کا دوبار چکر لگا لیتی ہے۔

شہد کی مکھی جیسی مصروفیت کا محاورہ اسی حقیقت کے پیشِ نظر گھڑا گیا ہے۔مکھی کی محنت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ ایک مکھی زندگی بھر میں صرف ایک چمچ شہد جمع کرسکتی ہے۔شہد دنیا کے اکثر ملکوں میں پیدا ہوتا ہے مگر بحیرۂ روم کا خطہ خصوصی طور پر مشہور ہے۔دنیا میں شہد کی سب سے زیادہ پیداوار ہنگری (HUNGRY) میں ہوتی ہے۔

معلوم ہوا ہے کہ گزشتہ جنگِ برطانیہ میں آر اے ایف کے ہوابازوں کو خوراک کے ساتھ شہد کی بھی بڑی مقدار دی جاتی تھی اور اڑان سے واپسی پر بھی شہد کا استعمال کرایا جاتا تھا۔ 20 ہزار سے 35 ہزار فٹ پر لڑنا (جہاں درجہ حرارت بیحد کم ہوتا ہے اور جہاں زائد آکسیجن کے بغیر دو منٹ سے زیادہ زندہ رہنا ممکن نہیں ہوتا) جسم پر بے حد زور ڈال دیتا ہے۔ ہوابازوں کو اڑان

سے واپسی پر تھکاوٹ دور کرنے کے لئے شہد اور پانی کا مرکب پلایا جاتا ہے۔ان ہوا بازوں میں قوتِ برداشت بڑھانے کے لئے یہ طریقہ موثر پایا گیا۔سرایڈمنڈ ہلیری(Sir Edmund Hillary)(فاتح ایورسٹ)بھی شہد کی افادیت کے پکے معتقد ہیں اوراس کی خصوصیات کے متعلق بہت کچھ لکھ چکے ہیں۔شہد کے متعلق حال ہی میں شائع شدہ رسالے میں ماہرین نے لکھا ہے کہ یہ ہاضمہ کی خرابی،دق،کمزوری،قلب،آنتوں کے زخم اورگٹھیا جیسے امراض کے لئے بے حد مفید ہے۔جالینوس(Galenus)کے نزدیک سر کی بیماریوں کے لئے اس سے بہتر کوئی چیز نہیں۔

ڈاکٹر جی این ڈبلیو تھامسن (Dr. G.N.W Thompson)،ایم بی سی ایچ آف ایڈنبرا (اسکاٹ لینڈ) کہتے ہیں،ہاضمہ کی خرابی کے کئی مریضوں،جنہیں اختلاجِ قلب کا عارضہ بھی تھا۔میں نے شہد کا تجربہ کیا اوراسے دل کی بے ترتیب حرکت کودرست کرنے اورمریض کوطاقت دینے والی ایک حیرت انگیز مقوی دوا پایا۔حال ہی میں مجھے ایک نمونیہ (Pneumonia)کے مریض کا اس دوا کواستعمال کرانے کا موقع ملا۔میں مشورہ دونگا کہ جسم کوقوت دینے کے لئے شہد کا باقاعدگی سے استعمال کرنا چاہیئے۔

امریکی ڈاکٹر کلینٹس جاروس(Dr. Clinton Jarvis)کا کہنا ہے کہ اگر جسم کے اندر معدنی اجزاء کم ہیں تو دو چمچہ سیب کے سرکہ میں اتنا ہی شہد ملا کر استعمال کریں۔یہ ترش مرکب گٹھیا سے لے کر دم تک اور بڑھاپے سے لے کر جلد کی خرابی تک شفاء بخش ہوگا۔

مضر اثرات: شہد اور گھی مساوی الوزن ملا کر استعمال کرنے سے زہر پیدا ہوتا ہے۔جو جسم کے لئے بے حد نقصان دہ ہے۔گرم مزاج نوجوان شہد کو زیادہ مقدار میں استعمال کریں تو اکثر خون خشک کر دیتا اور چہرے پر زردی پھیلاتا ہے۔کچا شہد زہر کی طرح جسم کے لئے غیر مفید ہے۔

مفید اثرات: قدرت نے شہد میں ایسی گوناگوں خصوصیات رکھی ہیں جن کے باعث یہ انسانوں کے لئے شفاء بخش ہے۔یہ جسم کی زائد رطوبات کو جذب کر کے براۂ قارورہ و براز خارج کر دیتا ہے۔یہ قبض کشا ہے۔اس کا مسلسل استعمال جسم کی زائد چربی کوختم کر دیتا ہے۔اس کے استعمال سے جسم میں خون کے سرخ ذرات تیزی سے پیدا ہونے لگتے ہیں۔

شہد اینٹی بایوٹک(Antibiotic)ہے۔اس میں کبھی تعفن یا سرانڈ (بدبو) پیدا نہیں ہوتی۔اگر آپ اپنے دوستوں اوراحباب کوایسے پھل کھلا کر حیران کرنا چاہتے ہیں جن کا موسم نہ ہوتو آپ ایک بڑے مرتبان میں آم،سیب یا دوسرے

پھل ڈال دیں اور اسے شہد سے بھر دیں یہ پھل کئی سال تک مرتبان میں تازہ رہیں گے اور خراب نہ ہوں گے۔آپ اسے ''جادوئی مرتبان'' بھی کہہ سکتے ہیں۔

شہد میں خاصیت ایجاد ہوتی ہے،اس لئے یہ نہ صرف معدے اور آنتوں کے زخم میں سے رستے ہوئے خون کو بند کر دیتا ہے بلکہ جسم کی بیرونی چوٹوں پر لگانے سے بہتا ہوا خون جم جاتا ہے اور زخم جلد بھر جاتا ہے۔آنکھوں کے امراض مثلاً خارش،چبھن،دھندلا پن اور نگاہ کی کمزوری کے لئے شہد عرصہ دراز سے استعمال کیا جارہا ہے۔ورمِ جگر اور یرقان کے لئے شہد بہترین دوا ہے۔

چھوٹے بچوں اور بوڑھے افراد کو اکثر ہاضمے کی خرابی کی شکایت رہتی ہے۔اس کے لئے دودھ اور شہد کا برابر مقدار میں آمیزہ استعمال کرانا مفید ہے۔

شہد سے علاج: شہد کو قرآن مجید میں انسان کے لئے شفاء بتایا گیا ہے۔شہد نہ صرف ایک مقوی غذا ہے بلکہ یہ ایک مفید اور شافی دوا بھی ہے۔

قدیم زمانے کا مشہور طبیب ''بُقراط'' (Hippocrates) ایک سو سات (107) سال تک زندہ رہا۔اس کے متعلق مشہور ہے کہ وہ ہمیشہ شہد کھاتا تھا۔قدیم یونان کے فلسفی اور معالج بھی شہد کو عمر بڑھانے والا مادہ مانتے تھے۔رومن مؤرخ ''پلوٹارک'' (Plutarch) نے قدیم برطانیہ کے لوگوں کے بارے میں لکھا ہے کہ وہ ایک سو بیس (120) برس کی عمر میں بوڑھا ہوا کرتے تھے اور اس کی بڑی وجہ شہد کا بھرپور استعمال تھا۔''جالینوس'' (Galenus) بھی شہد کو اکثر امراض کی بہترین دوا لکھتا ہے۔

فائدہ: قدیم ''رگ وید'' میں اس کی بہت تعریف کی گئی ہے۔''انجیل'' میں بھی اکیس (21) مرتبہ اس کا ذکر کیا گیا ہے دنیا کی قدیم رزمیہ نظموں اور لوک کہانیوں کے سُورماؤں کو جنگ میں زخم لگتے تھے تو جادوگر انہیں مندمل کرنے (بھرنے) کے لئے سینکڑوں سال پُرانا شہد استعمال کراتے تھے۔

اللہ رب العزت نے اس کو ایک قوت بخش اور حیات بخش دوا کا رتبہ عطا فرمایا ہے۔

شہد میں سترہ فیصد (17%) پانی اور پچھتر فیصد (75%) شکر جنہیں لیویولوس (پھلوں والی شکر) اور ڈیکسٹروس (انگوری شکر) کہتے ہیں پائی جاتی ہیں۔یہ شکر نہ صرف شہد میں مٹھاس پیدا کرتی ہیں بلکہ یہ تمام گنے کی شکر کی بہ نسبت زیادہ زُود ہضم ومقوی ٹانک ہیں۔ہر عمر اور ہر موسم میں یکساں مفید ہے۔یہ معدے کی اصلاح کرتا ہے،بھوک بڑھاتا ہے،قبض

کشا ہے، مصفی خون ہے، گہری نیند لاتا ہے، مقوی اعضاء رئیسہ ہے، رنگ نکھارتا ہے، عمر بڑھاتا ہے، دماغ اور نظر کو تیز کرتا ہے، حافظہ تیز کرتا ہے، دل اور پھیپھڑوں کے لئے مفید ہے، گلے و سینے کی جلن اور جوڑوں کے درد کے لئے مفید، زکام میں مفید ہے، چربی اور موٹاپا کم کرتا ہے، یہ ذیابیطس کے مریض کے لئے مفید ہے، سوجن اور جلے ہوئے پر لگانے سے آرام ملتا ہے۔

شہد جراثیموں کو مارتا ہے، زخموں، پھوڑوں اور پھنسیوں کو ٹھیک کرتا ہے چونکہ یہ دورانِ خون میں مکمل طور پر جذب ہوجاتا ہے۔اس لئے محنت وتھکاوٹ کے اثرات دور کرنے کا بہترین ذریعہ ہے۔موسمِ گرما میں ٹھنڈے پانی میں اور موسمِ سرما میں نیم گرم پانی کے آدھے گلاس میں بڑا چمچہ شہد کا خوب حل کر کے پینے سے توانائی آجاتی ہے اور تھکاوٹ دور ہوجاتی ہے۔گرم دودھ میں شہد کا ایک چمچہ ڈال کر پینے سے بدن میں طاقت وتوانائی اور چُستی آجاتی ہے۔پانی میں ملا کر پینے سے ہچکی آنا بند ہوجاتی ہے نہار منہ شہد چاٹنا انتہائی مفید ثابت ہوتا ہے۔

اصلی و نقلی شہد کی پہچان: اصلی شہد کو شناخت کرنے کے بے شمار طریقے ہیں مثلاً:

(۱) پانی سے بھرے شیشے کے برتن میں شہد کے چند قطرے ٹپکائیں اگر یہ قطرے پانی میں جُوں کے توں سیدھے جا کر تہہ میں بیٹھ جائیں تو شہد خالص ہے اور اگر پھسل کر پانی میں مل جائیں تو یہ نقلی ہے۔

(۲) شہد کے قطرے لٹھے کے ایک کترن پر ایک دولمحوں کے لئے رہنے دیں اگر اُٹھانے پر کترن سے بغیر دھبے کے پارے کی طرح اُٹھ جائے تو یہ شہد خالص ہے۔

(۳) آنکھ میں لگانے سے شہد کم لگے تو شہد ملاوٹی اور زیادہ لگے یعنی آنکھ میں زیادہ جلن پیدا کرے تو یہ شہد اصلی ہے۔

(۴) شہد کپڑے پر لگا کر جلائیں اگر چرچراہٹ نہ ہو تو اصلی ہے۔

(۵) زمین پر تھوڑا ڈال کر اور دیا سلائی جلا کر لگائیں اگر فوراً جل جائے تو شہد اصلی اور اگر دیر سے جلے تو نقلی ہے۔

(۶) اگر شہد گلے میں معمولی خراش پیدا کرے تو اصلی ہے۔

شہد کے فوائد: نہار منہ چاٹنے سے بلغم دور ہوتا ہے۔معدے کو صاف کرتا ہے اور فضلات دفع کرتا ہے، سدے کھولتا ہے، معدے کو اعتدال پر لاتا ہے، دماغ کو قوت دیتا ہے، مثانہ کے لئے مفید ہے اور سنگِ مثانہ دور کرتا ہے۔ پیشاب کے بند ہونے کو کھولتا ہے، بھوک خوب لگاتا ہے۔

شہد کی مکھی کی سلامی: ایک مرتبہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک جنگی سفر پر روانہ ہوئے۔دورانِ سفر کھانا کھانے لگے تمام صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو فرمایا کسی کے پاس سالن ہے تو لے آئے تا کہ تمام مل کر کھانا کھالیں۔تمام صحابہ نے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آج تو کسی کے پاس کچھ بھی نہیں۔اسی اثناء میں شہد کی ایک مکھی کان کے پاس کھوں کھوں کرتی سُنائی دی۔صحابہ نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یہ

مکھی کیا کہتی ہے؟ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا یہ کہتی ہے ہمارے پاس بہت سا شہد ہے لیکن ہم اُٹھانے سے قاصر ہیں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کوئی دو آدمی بھیجیں تا کہ وہ شہد لیتے آئیں۔حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرمایا کہ اس مکھی کے پیچھے جائیں۔مکھی آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ایک غار کے دروازے پر لے گئی جہاں ایک بہت بڑا چھتا شہد سے بھرا تیار تھا۔حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی مرضی کے مطابق شہد حاصل کیا اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سب کو تقسیم کیا۔وہی مکھی دوسری بار حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سر پر منڈلانے لگی صحابہ نے عرض کیا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اب یہ کیا کہتی ہے ؟ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے اس سے دریافت کیا ہے یہ شہد کس طرح اکٹھا کرتی ہو؟اس نے بتایا کہ ہم میں سے ایک سردار مکھی ہوتی ہے۔تمام مکھیاں اس کے حکم سے پھلوں اور پھولوں سے رس چوس کر چھتے میں لاتی رہتی ہیں اور وہ اس پر درود پاک پڑھتی ہے اس درود پاک کی برکت سے تمام پھلوں، پھولوں کی تاثیر بدل کر شہد کی مٹھاس میں تبدیل ہوجاتی ہے۔ (شفاء القلوب،صفحہ۲۳)

تبصرۂ اُویسی: حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم چونکہ ہر شئے پر نبی ہیں۔شہد کی مکھی انہیں سے ہے اسی لئے سلامی کو حاضر ہوئی۔

(۲)حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا اس شہد کی مٹھاس کا پوچھنا لاعلمی سے نہیں تھا بلکہ شہد کی مکھی سے اپنی شان کا اظہار اور اُمت کی آگاہی کے لئے تھا۔

(۳)درود شریف کے فضائل میں ایک فضیلت شہد ہے کہ اسے اتنا بڑے فوائد وفضائل نصیب ہوئے درود شریف سے۔

(۴)پہلے گزرا ہے کہ شہد کا مٹھاس مکھی کے عجز وانکسار سے ہوا۔یہ ہمارے پیش کردہ عمل کے منافی نہیں اس لئے کہ اس کا عجز وانکسار رب تعالیٰ کو پسند کہ اس نے اسکے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود شریف کو وسیلہ بنایا۔

وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى حَبِيْبِهِ الْكَرِيْمِ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ

فقط والسلام

مدینے کا بھکاری

الفقیر القادری ابوالصالح محمد فیض احمد اُویسی رضوی غفرلہٗ

بہاولپور۔پاکستان ۴،محرم الحرام،۱۴۳۰ھ